13319-روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کروانا

سوال

پانچویں مہینہ میں اسقاط حمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

فقہاء مذاہب اسلامیہ کا اتفاق ہے کہ بچے کو روح ڈالے جانے کے بعد قتل کرنا حرام ہے (یعنی حمل کے ایک سو بیس روز گزرنے کے بعد) اور اسے کسی بھی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں ، لیکن اس صورت میں کہ حمل رہنے کی حالت میں ماں کی زندگی ختم ہونے کا خدشہ ہو تو جائز ہے ۔

اور روخ ڈالے جانے سے قبل اسقاط حمل میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے ، لیکن روح ڈالے جانے کے بعد سب فقہاء کرام متفق ہیں کہ وہ ایک انسان کی شکل اختیار کر چکا ہے جسے احترام اور تکریم حاصل ہے اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت و تکریم سے نوازا}الاسراء (70)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا}المائدۃ (32) ۔

روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کی حرمت میں فقہ مالکیہ کے فقیہ ابن جزی رحمہ اللہ تعالی نے اجماع نقل کرتے ہوئے کہا ہے :

جب رحم منی کو اپنے اندر قبض کرلے تو اسے کوئی نقصان پہنچانا جائز نہیں ، اور جب بچہ کی شکل وصورت بننا شروع ہوجائے تو اور بھی زیادہ شدید ناجائز ہے ، اور جب اس میں روح ڈالی دی جائے تو اس کے عدم جواز میں اور بھی شدت آجاتی ہے کیونکہ بالاجماع یہ قتل نفس ہے ۔

دیکھیں : القوانین الفقھیۃ صفحہ (141) ۔

اور اسی طرح نھایۃالمحتاج میں بھی ہے کہ :

اور روح ڈالے جانے کا قرب بھی اسقاط حمل کی تحریم کو قوی کردیتا ہے کیونکہ یہ جرم ہے ، پھر جب وہ آدمی کی شکل وصورت اختیار کرلے اور وہ قبولیت تک پہنچ جائے تو دیت واجب ہوگی ۔

دیکھیں : نھایۃالمحتاج (442/8) ۔

اور البحر الرائق کے مؤلف کہتے ہیں کہ :

جس جنین کی کچھ شکل وصورت واضح ہوگئی ہووہ بچہ شمار ہوگا ۔

اورالبنایۃ کے مؤلف کہتے ہیں :

(جب جنین کی کچھ شکل وصورت واضح ہوچکی ہوتواس اسے درپے ہونا جائز نہیں ، اورجب لوتھڑے اورخون سے تمیز ہوجائے تووہ ایک جان بن چکا ہے ، اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ بالاجماع اورنص قرآنی کے ساتھ نفس وجان کی حرمت کی دیکھ بھال ہوگی)

تواس طرح ہیں ہمارے لیے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنین میں روح پیدا ہوجانے کے بعد اسقاط ایسا جرم ہے جس کا مرتکب ہونا جائز نہیں ، لیکن انتہائی شدید ضرورت کے پیش نظر جویقینی ضرورت ہوناکہ متوھمہ ، اورپھر جب اس ضرورت کا ثبوت بھی مل جائے ، وہ اس طرح کہ جب جنین کوباقی رکھنا ماں کی زندگی کے لیے خطرہ ہوتواسقاط حمل جائز ہوگا ۔

لیکن یہ یادرکھیں کہ موجوددورمیں جدیدوسائل اورمیڈیکل تحقیقات کی بنا پرماں کی زندگی بچانا ممکن ہوچکا ہے لیکن بہت ہی ایسے نادرحالات ہیں جن میں ایسا ممکن نہیں ہوتا ۔